سوال

(454) مسلمان پر امانت کو ادا کرنا واجب ہے

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

بعض ملازمین اور کارکن بہادری ودلیری کے ساتھ اپنا کام نہیں کرتے ۔ کئی لوگوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ ایک سال یا اس سے بھی زیادہ عرصہ گزرجاتا ہے اوروہ نیکی کا حکم نہیں دیتے 'نہ برائی سے منع کرتے ہیں اوراپنے کام پر بھی بہت تاخیر سے جاتے ہیں اورکہتے ہیں کہ انہیں سربراہ کی طرف سے اس کی اجازت ہے 'توسوال یہ ہے کہ اس صورت حال میں دین کا تقاضہ کیا ہے ؟ فتویٰ عطا فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیراً

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اولاً : ہر مسلمان مردوعورت کےلیے حکم شریعت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کے دین کی جو بات بھی سنے 'اسے آگے پہنچائے کیونکہ رسول اللہﷺ نے فرمایا ہے :

((نضر اللہ امرا سمع مقالتی فعاھا ثم اداھا الی من لم یسمعھا)) (مسند احمد: ٤/٨۔)

''اللہ تعالی اس شخص کو خوش وخرم رکھے 'جو میری بات سنے 'اسے یادرکھے اورپھر اسے اس تک پہنچادے 'جس نے اسے نہ سنا ہو۔''

نبیﷺ نے فرمایا ہے :

(بلغوا عنی الآیۃ)) (صحيح البخاري' احادیث الانبیاء' باب ماذکر عن بنی اسرائیل' ح: ٣٤٦١)

''میری طرف سے (آگے) پہنچاؤخواہ ایک آیت ہی ہو۔''

آپﷺ جب لوگوں کو خطبہ ارشاد فرماتے اوروعظ ونصیحت کرتے تو یہ ضرور فرماتے :

((فلیبلغ الشاھد الغائب' فرب مبلغ اوعیٰ من سامع)) (صحيح البخاري' الحج' باب الخطبہ ایام منیٰ' ح: ١٧٤١ وصحیح مسلم' الحج' باب تحریم مکۃ وتحریم صیدھا____الخ' ح: ١٣٥٤ مختصراً

''جو موجود ہے وہ اس تک پہنچادے جو موجود نہیں ہے کیونکہ بہت سے لوگ جن تک بات پہنچائی جائے وہ سننے والے کی نسبت اسے زیادی یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔''

میں تم سب کو یہ وصیت کرتا ہوں کہ خیر وبھلائی کی جو بات سنو تو اسے بصیرت اور پورے وثوق کے ساتھ آگے پہنچاؤ۔ یعنی جو شخص بھی علم کی بات سنے تو اسے چاہیے کہ یاد رکھے 'اور اپنے اہل خانہ 'اپنے بھائیوں اور اپنے دوستوں تک اسے پہنچائے اور اس بات کا پورا پورا خیال رکھے کہ اسے صحیح طور پر یاد رکھے اور پھر بلا کم ودست آگے پہنچائے اور اپنی طرف سے اس میں کوئی اضافہ نہ کرے اور نہ کوئی ایسی بات بیان کرے جو اسے صحیح طور پر یاد نہ ہو کیونکہ صرف اسی صورت میں اس کا حق کی وصیت کرنے والوں اور نیکی کی دعوت کرنے والوں میں شمار ہوگا،

وہ ملازمین جو اپنے کام سر انجام نہیں دیتے یا انہیں سر انجام دینے میں ہمدردی وخیر خواہی ملحوظ نہیں رکھتے تو یہ تم نے سن ہی لیا ہے کہ ایمان کی خوبیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ امانت کو ادا کیا جائے اور اس کا پورا پورا خیال رکھا جائے جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے :

إِنَّ اللَّهَ يَأمُرُكُم أَن تُؤَدُّوا الأَمـٰنـٰتِ إِلىٰ أَهلِها ... ٥٨ ... سورة النساء

''اللہ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کردیا کرو۔''

امانت ایمان کی خوبیوں میں سے ایک بہت بڑی خوبی ہے۔ جب کہ خیانت نفاق کی خرابیوں میں سے ایک بہت بڑی خرابی ہے۔ اللہ تاعلیٰ نے اپنے مومن بندوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے :

وَالَّذينَ هُم لِأَمـٰنـٰتِهِم وَعَهدِهِم ر‌ٰعونَ ... ٣٢ ... سورة المعارج

''اور''وہ''وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور اپنے اقراروں کے پاس کرتے ہیں۔''

اور فرمایا :

يـٰأَيُّهَا الَّذينَ ءامَنوا لا تَخونُوا اللَّهَ وَالرَّسولَ وَتَخونوا أَمـٰنـٰتِكُم وَأَنتُم تَعلَمونَ ... ٢٧ ... سورة الانفال

''اے ایمان والو!نہ تو اللہ اور رسول کی امانت میں خیانت کیا کرو اور نہ اپنی امانتوں میں خیانت کرو اور تم (ان باتوں) کو جانتے ہو۔''

لہذا ملازم کو چاہیے کہ وہ صدق واخلاص 'اہتمام اور وقت کی پابندی کے ساتھ امانت کو ادا کرے 'اپنی کمائی کو پاک کرے 'اپنے رب کو راضی کرے اور اس سلسلہ میں حکومت 'کمپنی یا جس ادارے میں بھی وہ کام کررہا ہے 'اس کی ہمدردی وخیر خواہی کو ملحوظ رکھے۔ ہر ملازم پر یہ واجب ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے اور حد درجہ اہتمام اور ہمدردی وخیر خواہی کے جذبہ کے ساتھ امانت کو ادا کرے 'اللہ تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھے اور اس کے عذاب سے ڈرے اور ارشاد باری تعالیٰ : (ان اللہ یامرکم ان تودوالامنت الی اہلہا) پر عمل کرے۔ منافقوں کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ امانتوں میں خیانت کرتے ہیں جیسا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے :

(آیۃ المنافق ثلاث : اذا حدث کذب' واذا وعد اخلف واذا ائتمن خان))- (صحيح البخاري' الايمان' باب علامات المنافق' ح :٣٣ و صحيح مسلم' الايمان' باب خصال المنافق' ح :٥٩)

''منافق کی تین نشانیاں ہیں (ا) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (2) جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور (3) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے۔''

کسی مسلمان کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ منافقوں کے ساتھ مشابہت اختیار کرے بلکہ واجب ہے کہ وہ ان کے اطوار سے دور رہے 'امانت کی حفاظت کرے 'اپنے کام کو پوری توجہ کے ساتھ سر انجام دے 'وقت کی پابندی کرے خواہ اس کے ادارے کا سربراہ سستی کرے اور اسے پابندی کرنے کا نہ بھی کہے۔ اسے یہ نہیں چاہیے کہ کام چھوڑ کر بیٹھ رہے یا کام

میں سستی کرے بلکہ اسے چاہیے کہ اس قدر محنت سے کام کرے حتی کہ کام کرنے اور امانت کے ادا کرنے میں اپنے ادارے کے سربراہ سے بھی ثابت ہو اور دوسروں کے لیے بھی وہ ایک اچھا نمونہ بن جائے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص346

محدث فتویٰ